eISSN:2073-3674
pISSN:1991-7813

CC BY
OPEN ACCESS

مولوی نذیر احمد کے ناول ”ابن الوقت“ میں اسلامی عناصر

Islamic Elements in Molvi Nazir Ahmad's Novel "Ibnul Waqt"

کنیز فاطمہ، پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد
Kaniz Fatima, PhD Urdu research scholar, Department of Urdu, Govt. College women university Faisalabad.
ڈاکٹر رخسانہ بی بی، اسسٹنٹ پروفیسر اُردو، کوآرڈینٹر / ڈین فیکلٹی آف ہیومینٹیز اینڈ لینگو یجز، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد
Dr. Rukhsana Bibi, Assistant professor, Department of Urdu / Coordinator dean of Faculty of Humanities and Languages Govt. College Women University Faisalabad

ABSTRACT
As a novelist, Molvi Nazir Ahmad was a reformist. His novels highlight Islamic civilization and culture. Islamic teachings have been advocated frequently in "ibn-ul-Waqt". One the one hand, it presents the conflict between western and Islamic civilization, on the other hand, Islamic trends and their universal significance have been propagated through the characters like "Hujjatul Islam" the religions touch is so prominent in Molvi Nazir Ahmad's novel that it involves the whole atmosphere into Islamic hue. This essay / article is an attempt at analyzing the Islamic trend of his novel Ibn-ul-Waqt.

KEYWORDS: Molvi Nazeer Ahmad, ibnul waqt, Islamic Factor, Islamic culture and civilization, Islamic ideology, Hujjatul Islam.

کلیدی الفاظ : مولوی نذیر احمد، ابن الوقت، اسلامی عناصر، اسلامی تہذیب و ثقافت، حجۃ الاسلام، فکر اسلامی۔

دنیا بھر کا ادب مذہبی حوالے سے خالی نہیں ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ عالمی ادب اور ادب عالیہ کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی مذہبی وابستگی موجود ہے۔ اسی طرح مولوی نذیر احمد کے ناولوں میں بھی مذہبی عناصر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر ان کے ناول ”ابن الوقت“ میں اسلامی افکار اور رجحانات نمایاں نظر آتے ہیں۔ مولوی نذیر

احمد ایک اصلاحی ناول نگار تھے۔ ان کی تعلیم و تربیت اسلامی ماحول میں ہوئی اور وہ باقاعدہ مسجد میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس لیے ان کے ناولوں میں مذہبی اور اسلامی رجحانات نظر آتے ہیں۔ ''ابن الوقت'' اس سلسلے کا ایک اہم ناول ہے۔ جس میں ایک مشرقی اور مغربی تہذیبی کشمکش کا بیانیہ ملتا ہے تو دوسری طرف مختلف کرداروں کے ذریعے نذیر احمد نے ناول میں جابجا اسلامی تعلیمات کا پرچار کیا ہے۔

مولوی نذیر احمد کا تیسرا ناول ''ابن الوقت'' ہے۔ اس کا سن تصنیف ۱۸۸۲ء ہے۔ دوسرے ناولوں کی طرح اس ناول میں بھی اسلامی اور مذہبی رجحان ملتا ہے۔ ''ابن الوقت'' ایک ایسے تعلیم یافتہ شخص کی کہانی ہے جو مغربی تہذیب کی چکا چوند سے متاثر ہو کر اپنی مشرقی روایت اور اقدار سے کٹ جاتا ہے۔ نتیجتاً دونوں طرف سے تنقید کا نشانہ بنتا ہے۔ ''ابن الوقت'' کا کردار انگریزی اور انگریز دوستی کا خواہاں ہے اسی وجہ سے وہ مذہبی اور معاشرتی روایات کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے ''یہ ناول مولوی نذیر احمد کی تمام زندگی کے تجربات، سیاسی و سماجی بصیرت تہذیبی شعور جرأت اور بے باکی کا آئینہ دار ہے۔(۱)''

ڈپٹی نذیر احمد نے اس ایک فرد کے ذہنی تغیرات کو پیش نہیں کیا بلکہ انہوں نے اس دور کے تمام مسائل، الجھنوں اور اٹھنے والے خیالات کی مکمل عکاسی کی ہے۔ نذیر احمد نے اس ناول میں دونوں تہذیبوں کا موازنہ کر کے اچھائیوں اور برائیوں سے پردہ اُٹھایا ہے۔

اس ناول میں ناول نگار نے نہ صرف اسلامی افکار و اقدار کو اجاگر کیا ہے بلکہ انہوں نے قدیم تہذیب و معاشرت اور اس کے پروردہ افراد کو بھی طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ چونکہ دور ایسا تھا کہ نذیر احمد جدید تہذیب و معاشرت پر کھلم کھلا نکتہ چینی نہ کر سکتے تھے۔ اس لیے اس ناول میں ڈپٹی نذیر احمد نے نہایت جرأت اور بے باکی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے جدید تہذیب اور طرزِ معاشرت کو طنز کا نشانہ بنایا ہے۔

وہ ناول میں کرداروں کے ذریعے سماجی برائیوں کی نشاندہی کرنے میں کافی حد تک کامیاب نظر آتے ہیں۔ نذیر احمد کے کرداروں میں اسلامی اقدار کا علمبردار سب سے بڑا کردار حجتہ الاسلام ہے۔

حجتہ الاسلام جب مسٹر شارپ سے ملاقات کرتا ہے تو دورانِ گفتگو بنگالیوں کے بارے میں کہتا ہے:

> ''جس اخبار کو کھول کر دیکھیے شروع سے آخر تک گورنمنٹ کی مذمت حکام کی ہجو اور اس پر بھی قید نہیں ناولوں کے ذریعے خضحیت کریں، تھیٹروں میں نقلیں نکالیں، سوانگ بنا بنا کر سر بازار نکالیں۔(۲)''

حجۃ الاسلام کی یہ گفتگو نہ صرف زمانہ کے سیاسی شعور کی بیداری اور خود اعتمادی کی علامت ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ نذیر احمد نے مذہب، اخلاق، گھریلو زندگی کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کی اہمیت کو بھی محسوس کیا ہے۔ نذیر احمد کے ہاں مختلف مقامات پر اسلامی عقائد اور اصولوں کا پرچار ملتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جدید اقدار کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ناولوں میں عوام کی توجہ اسلامی اصولوں کی طرف لانے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر سہیل بخاری ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''نذیر احمد مولوی اور حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ مفسر قرآن بھی تھے۔ اس لیے ان کے تمام ناولوں میں مذہب اور تعلیم اخلاق پر زور رہے۔ خانہ داری کے متعلقات ان کی وسیع معلومات اور جزئیات و تفصیلات کا بیان مشاہدے کی باریکی اور گہرائی کے ساتھ ساتھ ان کی ابتدائی اندوہ ناک زندگی کی طرف اشارہ ہے۔[۳]''

سہیل بخاری کے علاوہ احسن فاروقی نے بھی مولانا کے ہاں اس مذہبی رجحان کا قدرے صحیح اندازہ لگایا ہے۔ انسان اپنی اقدار کو بھی عزیز رکھتا ہے اور دوسری طرف نئی تہذیب کو بھی ساتھ لے کر چلنے کا خواہش مند نظر آتا ہے۔ نذیر احمد اور بہت سارے لوگ اسی کشمکش میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ ابن الوقت کسی ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ ایک رجحان کا نام ہے۔

احسن فاروقی لکھتے ہیں:

> ''مولانا کی سب سے اہم دلچسپی مذہب سے تھی مگر انگریزی نشاۃ الثانیہ اپنے ساتھ ایک اور بھی قدر لائی تھی یعنی سیاست۔ اس وقت ہر فرد کے سامنے دو متضاد راہیں تھیں، اس وقت ایک اسلام کی راہ اور دوسری برٹش حکومت کی راہ۔ اور ان دونوں کو لینا ضروری ہو گیا تھا۔ مولانا کو اس امر پر بھی غور کرنا پڑا کہ ایک فرد مسلمان کے حکومت کے ساتھ کیسے تعلقات ہونے چاہئیں یعنی اس کی سیاسی حیثیت کیا ہو۔[۴]''

ڈپٹی نذیر احمد کے خیال میں ہر مسلمان ایک دلیر سپاہی کی مانند ہے وہ ہندوؤں کی طرح ڈرپوک نہیں ہے بلکہ وہ ہر مصیبت کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔ نذیر احمد نے اسلام کو ہسپانیہ مذہب قرار دیا ہے۔ مذہب کے حوالے سے ان کے خیالات درج ذیل ہیں:

> ''میں ان کے مذہب کو (آپ معاف کیجیے گا) ہسپانیہ خیال کرتا ہوں۔ میرے نزدیک ہر مسلمان مذہباً سپاہی ہے۔ ہندو مفسر جب بھیک مانگے گا گڑ گڑا کر اور

بھرّائی ہوئی آواز سے بھگوان بھلا کرے، برخلاف مسلمان فقیر ہے کہ فقیری
میں بھی طنطنے کو نہیں جانے دیتا۔(۵)"

ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فرق پیدا کرنے والے رسم و رواج اور اسلامی اقدار و روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ابن الوقت دین و دنیا دونوں کی اصلاح متمنی ہے۔ ایک جگہ پر ابن الوقت بتاتا ہے کہ اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اور اتنا آسان مذہب ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی ہمارے مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن آج کل کے مولویوں نے مسلمانوں کو مختلف فرقوں میں بانٹ دیا ہے۔ مذہبی خیالات کے بارے میں مولوی نذیر احمد رقم طراز ہیں:

"پانچوں وقت جامع مسجد کی اوّل جماعت کی تکبیر تحریمہ ناغہ نہیں ہونے پائی تھی اور تہجد اور اشراق کے علاوہ تحتیہ المسجد، صلوٰۃ التسبیح، منزل فیل، دلائل الخیرات، دار البحر اور خدا جانے کتنے اور وظائف جمعے کے دن کبھی ان کے گھر جانے کا اتفاق ہوا تو دن چڑھے سے نمازِ جمعہ کی تیاری ہو رہی ہے۔(۶)"

ناول میں مولوی نذیر احمد اس اسلامی حکم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انسان مرنے کے بعد سب کچھ یہاں چھوڑ جائے گا، ساتھ صرف اس کے اعمال ہی جائیں گے اس کا اخلاق اور اس کے کیے ہوئے اچھے اعمال جائیں گے، اگر وہ دین و دنیا میں کامیاب ہونا چاہتا ہے تو وہی کام کرتے جس کا حکم قرآن مجید میں ہے۔

مولوی نذیر احمد دہلوی کے ناول "ابن الوقت" میں جا بہ جا اسلامی تہذیب و ثقافت، شعار اسلام اور تعلیماتِ اسلامیہ کے بارے میں خیالات و افکار ملتے ہیں۔ انھوں نے اپنے ناول میں قرآنی آیات کو بھی جگہ دی ہے اور اپنے نظریات کو بڑھ چڑھ کر بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"سب نے مل کر منتوں اور نیازوں اور چلوں اور عملوں اور دعاؤں کی بھرمار کر دی اور ختم خواجگان لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰـنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِـمِیْنَ اور اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی اور اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ حزب البحر اور دلائل الخیرات اور یٰسین شریف اور صلوۃ الحاجہ اور اعمال حر السان کے حربے صاحب کلکٹر پر چلنے شروع ہوئے۔(۷)"

مولوی نذیر احمد کے اسلامی رجحان اور فکری منہاج کے بارے میں ڈاکٹر سہیل بخاری رقم طراز ہیں:

> ”نذیر احمد مولوی اور حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ مفسر قرآن بھی تھے اس لیے ان کے تمام ناولوں میں مذہب اور تعلیم اخلاق پر زور ہے۔ خانہ داری کے متعلق ان کی وسیع معلومات اور جزئیات و تفصیلات کا بیان، مشاہدے کی باریکی اور گہرائی کے ساتھ ساتھ ان کی ابتدائی اندوہ ناک زندگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (۸)“

یہ حقیقت ہے کہ مولوی نذیر احمد دہلوی کا کوئی بھی ناول ہو، اس میں اسلامی رنگ غالب نظر آتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہو گا کہ وہ مولوی نذیر احمد خود ایک واعظ، مبلغ اور عالم دین کی حیثیت سے ناول میں دینی مسائل و افکار کا پرچار کرتے نظر آتے ہیں۔ اُن کے ناولوں کا نمایاں پہلو ان کی حد سے بڑھی ہوئی مذہبیت ہے اور یہ ان کے ناولوں کی خامی بھی ہے ا ور خوبی بھی۔ جو ناول کو ناول سے زیادہ اسلامی تعلیمات کی دستاویز بنا دیتے ہیں اور اپنے افکارِ دینی سے مسلمانوں کے عقائد کو راہِ راست پر لانے کی سعیِ بلیغ کرتے ہیں۔

بقول حافظ نعیم مظہر:

> ”نذیر احمد نے اس دور کی ضروریات سے دوچار ہونے کے لیے جو دستور العمل مرتب کیا۔ اس میں مذہبی اقدار کی پابندی کو مرکزی حیثیت دی ہے۔ ان کا یہ واثق عقیدہ، مذہب کے ایک مخصوص تصور کیے بغیر ممکن نہیں۔ (۹)“

مولوی نذیر احمد کا مذہبی رجحان اتنا طاقتور ہے کہ وہ اُن کے تمام ناولوں کی فضا کو اسلامی اقدار و تعلیمات کا مجموعہ بنا دیتا ہے۔ ابن الوقت اس سلسلے میں سب سے نمایاں ناول ہے جس میں حجۃ الاسلام جیسے کردار نے اس کی مذہبی بنیادوں کو مستحکم تر کر دیا ہے۔

حوالہ جات

1. عظیم شان صدیقی، اُردو ناول آغاز وارتقاء ۱۸۵۷ء تا ۱۹۱۴ء، لاہور: بھٹو پرنٹنگ پریس، ۲۰۱۹ء، ص ۱۵۲
2. ڈپٹی، نذیر احمد، ابن الوقت، لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۹۶ء، ص
3. سہیل بخاری، ڈاکٹر، اُردو ناول نگاری، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۴۹ء، ص ۴۹
4. احسن فاروقی، ڈاکٹر، اُردو ناول نگاری کی تنقیدی تاریخ، لاہور: اُردو اکیڈمی، ۱۹۶۹ء، ص ۶۷
5. ڈپٹی، نذیر احمد، ابن الوقت، ص ۷۰
6. ایضاً، ص ۹۰
7. ایضاً، ص ۱۱۳
8. ایضاً، ص ۱۱۳
9. نعیم مظہر، حافظ، پاکستانی اردو ناولوں میں اسلامی فکر کی عکاسی (پی ایچ ڈی مقالہ غیر مطبوعہ)، اسلام آباد: نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، ۲۰۰۷ء، ص ۱۷۷